نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴۹ — مطبوعہ ۴ دسمبر ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے — عہ

ایضاً بیرونجات سے معہ محصول ڈاک — عہ/ ۱۱/

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی — عہ/ ۸/

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ◆ — عہ/ ۲/

ایڈیٹوریل

نور افشاں مطبوعہ ۶ - نومبر میں ناظرین نے بصیغہ مراسلات ہمارے معزز نامہ نگار نیچ کا ایک خط پڑھا ہوگا جو انہوں نے بعنوان "غور طلب برائے مشنری صاحبان راجپوتانہ" لکھا تھا اور اُنکی اس درخواست پر کہ راجپوتانہ کے ہر اسٹیشن سے جہاں مشن ہی دو دو چار چار ڈسٹرکٹ پریچر مقرر کئے جائیں تاکہ وے سال کے آٹھ مہینے تک اور اگر ہو سکے تو ایام بارش میں بھی ہر ایک دیہہ اور موضع میں جہاں مشنری لوگ بوجہہ نہ ہونے سڑک کے نہیں جا سکتے لوگوں کو انجیل کی خوشخبری پہنچائیں" ہم نے فٹ نوٹ میں لکھا تھا کہ درخواست تو معقول ہی لیکن اس خدمت کے لئے ایسے لائق آدمیوں کا بہم پہنچنا مشکل ہی جو روح القدس سے معمور ہوں اور اپنی ہر ایک دنیوی اُمید منفعت کو اپنے ہموطنوں کی ہلاک ہوتی ہوئی روحوں کے بچانے پر تصدق کریں اور جبتک ایسے لوگ مقرر نہ کئے جائیں بہت کم فایدہ کی اُمید اُنکے کام سے ہو سکتی ہی - دویم اُنکی اس رائے پر "کہ مشن سکولوں میں ہزاروں روپیہ خرچ ہوتا ہی جنسے آجتک کچھ معتدبہ فایدہ روحانی ظہور میں نہیں آیا بلکہ نقصان" - ہم نے نوٹ دیا تھا کہ نقصان تو نہیں - ہاں جیسا انتظار تھا اسقدر فایدہ نہیں ہوا جسپر اُنہوں نے امر مقدم الذکر کی نسبت جو یہہ پھر لکھا ہی (جسکو ہم درج اخبار کرینگے) کہ "اگر کوئی منادا اپنی شکم پروری کیواسطے اس خدمت کو کرے اور یوں وہ مسیح کا انکار بھی کرے تو بھی خداوند کی صفات کو آشکارا کرنے میں اُس سے کچھ فایدہ ضرور ہوگا - نہ ہونے سے ہونا بہتر ہی"۔ ہم اس سے متفق نہیں ہو سکتے - بیشک راجپوتانہ مشن کی ابتدائی حالت میں لائق دیسی کارگذاروں کا ملنا مشکل تھا اس لئے جیسے آدمی بہم پہنچے اُنہیں زاید از لیاقت تنخواہ دیکر رکھا گیا اور اب ہر ایک مشن اسٹیشن میں آدمی تو ہیں مگر ہم نہیں جانتے کہ اُنمیں سے کون ایسے جفاکش کام کو اختیار کر سکتا ہی کہ آٹھ مہینے یا سال بھر شب و روز دیہات میں دورہ کرتا اور کلام سناتا پھرے اور اگر ایسے آدمی مستعد ہوں تو البتہ مشنری صاحبان کو لازم ہی کہ بہ نسبت ٹیچروں کے پریچروں کو زیادہ بڑہائیں - موخر الذکر اعتراض کی نسبت کہ مشن سکولوں کی تعلیم سے بہ نسبت فایدہ کے نقصان زیادہ ہوتا اسکی وجہہ یہی معلوم ہوتی کہ مشن سکولوں میں غیر قوم ٹیچروں کے باعث ایسا ہوتا ہی اگر مشن سکولوں میں ہیڈ ماسٹر سے لیکر مانیٹر تک مسیحی مقرر کئے جائیں تو یقیناً بڑا فایدہ ظہور میں آیگا - مسیحی دین بغیر تعلیم نہیں رہ سکتا لیکن موجودہ مشن سکولوں کے طریقہ تعلیم میں بوجوہات چند بہت نقص ہیں جنکی اصلاح ضروریات سے ہی - ایک بات یہہ بھی قابل توجہ ہی کہ مشنوں میں اکثر ایسے اشخاص پائے جاتے ہیں جنکو اُنکی لیاقت سے زیادہ تنخواہ ملتی اور ایسے بھی موجود ہیں جو لیاقت سے کم تنخواہ پاتے ہیں -

اوّل الذکر مشن میں پندرہ ۱۵ بیس ۲۰ یا تیس ۳۰ روپیہ ماہوار پاتے اگر وے کسی گورنمنٹ آفس میں یا اور کہیں جائیں تو بمشکل آٹھ سات روپیہ مہینا انکو ملیگا اور آخر الذکر مشن کو چھوڑ کر دوسری جگہہ کام کریں تو انکو زیادہ تنخواہ مل سکتی ہی لیکن شاید ہمارے نامہ نگار کی ہندسی شکل کہ "دو سے زیادہ اور مالوہ نہنگا" کچھ تاج ہو گئی ہو +

انجمن حمایت اسلام کا ماہواری رسالہ بابت

اکتوبر میں لیورپول کی انجمن اسلامیہ کے میر مجلس مسٹر ڈبلیو ایچ کویلیم صاحب کی ایک چٹھی جا انہوں نے میاں محمد شفیع ولد میاں دین محمد صاحب رئیس باغبانپورہ کے (جو ولایت میں امتحان بیرسٹری پاس کرنیکے لئے گئے ہیں) نام لکھی درج ہوئی ہی۔ وہ اپنی تبدیلی مذہب کے واقعات مختصراً یوں لکھتے ہیں کہ جب میں ۱۸۸۲ء میں تبدیلی آب و ہوا کے لئے مراکو گیا اور شہر تنجیر میں تھا تو میری توجہہ مذہب کی طرف پھیری گئی (آپ نے کچھ وجہ نہیں لکھی کیوں پھیری گئی) گھر واپس آنے پر میں نے قرآن شریف کا مطالعہ کیا اور مذہب اسلام کے متعلق اور تصانیف بھی پڑھیں۔ جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ مجھے کامل یقین ہو گیا کہ اسلام ہی ایک سچا مذہب ہی۔ اور اس خیال سے کہ اپنے دلی یقینی اعتقاد کا اظہار نہ کرنا ایک گناہ ہو تنہائی اور ہدایت کے لئے خدا سے دعا مانگی اور اپنے قرآن کو کھولکر دیکھا (فال کھولی) تو سب سے پہلے سورہ انعام کی یہہ آیتیں مجھے نظر آئیں قل انی امرت ان اکون اول من اسلم ولا تکونن من المشرکین قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم۔ یعنی کہہ دے میں حکم کیا گیا ہوں کہ سب سے پہلے تابعداروں میں سے ہوں اور مشرکوں میں سے نہ ہوں۔ کہہ دے بالتحقیق اگر میں خدا کی مخالفت کروں تو بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ گویا اس طرح (یعنی فالگیری سے) مجھے بتایا گیا کہ تو کسیطرح بت پرست نہیں رہیگا (معلوم ہوتا ہی کہ آپ کسی طرح بت پرست اور مشرک ہی تھے انجیلی مسیحی نہ تھے) اس بات نے اس معاملہ کا میرے دل میں فیصلہ کر دیا اور میں نے نیک بخت علانیہ طور پر عیسائی معبدوں کی ممبری کو ترک کر دیا اور اپنے آپکو ایک مسلمان ظاہر کیا"۔ قصہ تمام شد۔ اگر مرقومہ بالا چٹھی مصنوعی نہ ہو تو بھی اُس سے صاف ظاہر ہی کہ کویلیم صاحب انجیلی مسیحی ہرگز نہ تھے ورنہ صرف اس فالگیری و استخارہ ہی پر مطمئن نہ رہتے اور ذرا قرآن کی اس گواہی پر بھی غور کرتے جو وہ انجیل اور مسیح کے حق میں باوجود مخالفِ انجیلی مسیح ہونیکے دیتا ہی کہ "وے ہم نے انکو (یعنی عیسیٰ کو) انجیل جسمیں ہدایت اور نور اور پرہیزگاروں کیلئے موعظت ہی"۔ اور وہ کیا ہدایت اور نور و موعظت ہی؟ صرف یہہ جیسا کہ خداوند نے فرمایا "جہاں کا نور میں ہوں جو میری پیروی کرتا ہی تاریکی میں نہ چلیگا بلکہ زندگی کا نور پاویگا۔ (یوحنا ۸/۱۲) "راہ اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی بغیر میرے وسیلہ باپ کے پاس آ نہیں سکتا ہی" یوحنا ۱۴-۶ - افسوس بعض لوگ آفتاب صداقت کے نور کو چھوڑ انسانی مصنوعی شعلوں کی روشنی سے اپنی ہدایت اور منزل نجات تک پہنچنے کی اُمید موہوم پر مطمئن ہو جاتے ہیں اور نہیں جانتے کہ وے کدھر جاتے ہیں +

ہمارے اُس آرٹیکل پر جو نورافشاں مطبوعہ ۲۲

اکتوبر میں بصیغہ ایڈیٹوریل لکھا تھا۔ خیر خواہ کشمیر نہایت ناراض ہو کر بہت کچھ واہی تباہی باتیں بکا ہی جسکا جواب لکھنا محض تضیع اوقات سمجھتے ہیں تنگ آمد بجنگ آمد کی حالت میں جو کچھ اُسکے دل اور قلم سے نکلا یقیناً منصف مزاجوں نے ہمارے آرٹیکل کے مقابلہ میں بھٹیاریوں کی لڑائی والی باتوں سے زیادہ وقع نہ جانا ہو گا۔ انجیل مقدس کا یہہ قول بہت ہی صادق ٹھہرتا ہی کہ "اچھا آدمی اپنے دل کے اچھے خزانے سے اچھی چیزیں نکالتا اور بُرا آدمی بُرے خزانے سے بُری چیزیں باہر لاتا ہی" متی ۱۲-۳۵- اور اس بیہودہ گوئی کا عدالت کے دن اُسکو حساب دینا ہو گا۔ سانپ کیسا ہی خوں فاں کرے اور ایڑی کاٹے مگر اُسکا سر ضرور کچلا جائیگا +

چھاپے خانوں کے ذریعہ انجیل منادی

پادری سمس صاحب فرماتے ہیں کہ ٹریکٹ وہاں جاسکتے جہاں اُنکے لکھنے والے نہیں جاسکتے ہیں۔ وے قلیل مصارف کے ساتھ سفر کر سکتے ہیں۔ اُنکو نہ خوراک کی اور نہ پوشاک کی ضرورت ہی۔ وے پڑھنے والے کی فرصت کے منتظر رہتے اور ہرگز بے صبر نہیں ہوتے نہ تغافل سے رنجیدہ ہوتے ہیں۔ ٹریکٹ نہ دق ہوتے اور نہ گھبراتے ہیں اور کچھ پروا نہیں چاہے جسقدر اُنہیں کوئی بُرا بھلا کہے وے اُلٹ کر جواب نہیں دیتے۔ وے اپنی حکایت اُن سبھوں سے جو اُنکو سننا چاہتے کہہ دیتے اور اُنہیں جو پھر سننے کی خواہش رکھتے پھر سناتے ہیں۔ وے اپنی حکایت صدہا مرتبہ بلا تبدیل و غلطی برابر اُسیقدر سُناتے ہیں جبکہ ایک دفعہ دُنیا میں روانہ کر دیئے گئے وے آگے کو بڑھتے ہوئے چلے جاتے ہیں واپس ہرگز نہیں آتے اور اُس نیک کام کو پورا کرتے جو صرف عدالتِ عظیم کے دن میں معلوم ہو گا۔ بعض اوقات ایک ٹریکٹ کوئی شخص پڑھ لیتا اور پھر اپنے دوستوں کو دیدیتا اور بعض اوقات برسوں کسی کی پاکٹ بک میں پڑا پھرتا اور پڑھنے والے کی تمام زندگی پر موثر ہوتا ہی۔ اکثر ٹریکٹوں نے روحوں کو مسیح تک پہنچایا۔ کیا مسیحیوں کو اس ذریعہ سے انجیل کی منادی لوگوں کے کان تک پہنچانے میں مسرور نہ ہونا چاہیئے؟ تم اپنے دوستوں کو منادی سننے کے لئے بلا سکتے لیکن شاید منّاد دانشمند نہ ثابت ہو۔ مضمون نامناسب ہو اور وعظ ایک ناکام سرمن ٹھہرے لیکن تم جانتے ہو کہ ٹریکٹ کیا بیان کریگا اور تمہیں معلوم ہی کہ وہ ہر وقت وہی ایک حکایت یکساں کہیگا۔ رچرڈ ویور ایک ٹریکٹ کے ذریعہ جسکا عنوان "مسلا ہوا سینٹا" تھا

مسیحی بن گیا۔ اُسنے ایک ٹریکٹ "مقدسوں کا آرام" لکھا جسکے ذریعہ سے فلپ ڈاڈرج مسیحی ہوگیا۔ ڈاڈرج نے اپنی نوبت میں ایک ٹریکٹ بعنوان "روح کے اندر مذہب کا شروع اور ترقی" تصنیف کیا جسکی طاقت سے ولبرفورس مسیحی ہوا۔ اور ولبرفورس کے ذریعہ حنّا مور نے اپنا بڑا ٹریکٹ کا کام جاری کیا جنکی لاکھوں کاپیاں شایع کی گئیں ولبرفورس نے ایک ٹریکٹ بعنوان "عملی تجویز" لکھا جسکے باعث ایل رچمنڈ عیسائی ہوا جسنے ایک رسالہ موسوم بہ "ڈیری مین کی لڑکی" تصنیف کیا اور اُسکا ترجمہ پچاس زبانوں میں کیا گیا اور ہزاروں آدمیوں کے مسیحی ہو جانے کا باعث ہوا۔ اُسکی ایک کاپی بزبان ترکی ارمنی جو ڈاکٹر گوڈل نے نیکومیدیہ میں چھوڑی تھی ایک پروٹسٹنٹ جماعت کی بنیاد کا باعث ہوئی جسمیں اب دو سو اشخاص شریک ہیں۔ ولیم ولبرفورس کو خدا نے ایک خاص وسیلہ امریکہ کے ممالک متحدہ میں ویسٹ انڈیز میں بردہ فروشی کی مسدودی اور روس میں غلاموں کی آزادی کا ٹھہرایا۔ ایک چھوٹے سے بیج سے کیسی بڑی فصل پیدا ہوئی ہے! بمبئی گارڈین ✠

مُراسلات

محمدی بھائیوں سے اُنکے خدا کے مجسم ہونے کی بابت چند سوال

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۴۷ جلد ۱۸)

محمدیوں کے خدا کا ایک دایاں ہاتھ ہے اور ایک بائیاں ہاتھ۔

مظاہر حق جلد چہارم باب النفخ فی الصور صفحہ ۴۹۲ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ لپیٹیگا اللہ آسمانوں کو دن قیامت کے پھر لیگا اُنکو اپنے دائیں ہاتھ میں۔ پھر فرماویگا کہ میں ہوں بادشاہ۔ کہاں ہیں جبار؟ کہاں ہیں متکبر؟ پھر لپیٹیگا زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں۔ اور ایک روایت میں آیا ہے لیویگا زمینوں کو اپنے دوسرے ہاتھ میں پھر فرماویگا کہاں ہیں جبار کہاں ہیں متکبر نقل کی یہہ مسلم نے ✠

محمدیوں کا خدا محمدیوں کو اپنے ہاتھ سے ساری زمین کی روٹی پکا کر کھلاویگا جب کہ بہشت میں داخل ہونیے پہلے۔

مظاہر حق جلد چہارم باب الحشر صفحہ ۴۹۵ روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے ہوگی زمین دن قیامت کے ایک روٹی اُلٹ پلٹ کریگا اُسکو جبار تعالیٰ اپنے ہاتھ میں۔ ف ۳ یعنی جیسا کہ عادت ہے کہ روٹی کو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں ہیر پھیر کرتے ہیں یعنی گھڑتے ہیں تو گول اور باریک اور برابر ہو جاتی ہے پھر گرم جو بھل میں ڈالتے ہیں تا پختہ ہو۔ ف۔ جیسے کہ اُلٹ پُلٹ کرتا ہے ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر میں یعنی جلدی پکاتا ہے۔ درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہوگی۔ ف ۶۔ جاننا چاہیے کہ ظاہر حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین روٹی ہو جاویگی اور طعام بہشتیوں کا ہوگی۔ اوّل ہی بہشت میں جانیکے وقت کھاوینگے۔ پس بعضوں نے تو ظاہر پر عمل کیا ہے اور کہا کچھہ مستبعد (دور) نہیں ہے قدرت حق تعالیٰ سے وہ قادر ہے کہ زمین کو روٹی کردے اور بہشتیوں کے کھانے کو دے۔ اور راوی بھی یہی ہے کہ اُسکو ظاہر پر حمل کریں۔ اور بعضوں نے اور کچھہ تاویل کی ہے بخوف درازگی کے نہیں لکھا۔۔۔۔۔" نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ✠

محمدیوں کے خدا کے ہاتھ کی پانچ انگلیاں بھی ہیں۔

روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا آیا ایک عالم یہودیوں میں سے پاس نبی صلعم کے پس کہا۔ اے محمد تحقیق خدا تعالیٰ رکھیگا آسمانوں کو روز قیامت کے ایک انگلی پر۔ اور زمینوں کو ایک انگلی پر۔ اور پہاڑوں کو اور درختوں کو ایک انگلی پر۔ اور پانی کو اور خاک نمناک کو (یعنی پانی کے نیچے کی تر مٹی کو) ایک انگلی پر۔ اور باقی مخلوق کو ایک انگلی پر۔ پھر ہلاویگا انگلیوں کو اور فرماویگا میں ہوں بادشاہ۔ میں ہوں خدا۔ پس ہنسے رسول خدا صلعم از راہ تعجب کرنے کے اُس چیز سے کہ کہا اُس عالم یہودیوں کے نے۔ واسطے سچا کرنے اُسکے (یعنی تعجب کرنا آنحضرت کا بسبب تکذیب عالم مذکور کے نہ تھا بلکہ بسبب اُسکی تصدیق اور راست گو جاننے اُسکے کے تھا) پھر پڑھی آنحضرت نے یہہ آیۃ۔ اور نہ قدر جانی اللہ تعالیٰ کی مشرکوں نے حق قدر جاننے اُسکے کی (یعنی نہ پہچانا اُسکو جیسا کہ پہچاننا چاہیے اور نہ تعظیم کی اُسکی جیسی کہ تعظیم کرنی چاہیے۔ اور نہ پوجا اُسکو جیسا کہ پوجا چاہیے) اور ساری زمین اُسکے قبضہ میں ہوگی دن قیامت کے اور آسمان لپیٹے ہوئے ہونگے اُسکے دائیں ہاتھ میں۔ پاک ہے اللہ تعالیٰ اور بزرگ ہے وہ اُس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں مشرک اُسکو (یعنی بت وغیرہ کو) اور جو کچھ کہ یہودی نے کہا تفسیر قول اُسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ✠

امام احمد بن حنبل صاحب نے اپنے خدا کو خواب میں دیکھا اور اُسکے ساتھ باتیں کیں ✠

مظاہر حق جلد چہارم باب رویۃ اللہ تعالیٰ صفحہ ۵۵۴۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ سے آیا ہے کہ دیکھا میں نے رب العزت کو خواب میں پس پوچھا میں نے کہ کونسی عبادت افضل ہے فرمایا کہ تلاوۃ قرآن۔ بار دیگر پوچھا کہ معانی سمجھکر پڑھنا یا بدون اُسکے۔ فرمایا سمجھکر پڑھے یا بدون اُسکے ✠

بعض عالم محمدی یہہ کہکر جاہل محمدیوں کی تسلی کر دیا کرتے ہیں کہ یہہ ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضا خدا کے اپنے نہیں۔ اُسکی

✠ فٹ نوٹ۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ محمدیوں کا خدا مجسم ہے۔ اور کہ جو محمدی اپنے خدا کو مجسم نہیں مانتے وہ اُسکے شان کے موافق اُسکی قدر نہیں کرتے۔ بلکہ جو محمدی مجسم قدرتوں کے ہاتھ پاؤں کو جنکا خدا نہیں ہے خدا کے ہاتھ پاؤں بتاتے ہیں مشرک ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ پاک اور بزرگ ہے اُن باتوں سے جو مشرک کہتے ہیں محمد صاحب فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ضرور ساری زمین خدا کے اپنے ہاتھ کے قبضہ میں ہوگی اور آسمان لپیٹے ہوئے ہونگے اُسکے اپنے دائیں ہاتھ میں (قدرت کے ہاتھ میں نہیں)

قدرتوں کے ہیں۔ اِن عالموں کی خدمت میں عرض ہو کہ وے مہربانی کر کے اُن مجسم قدرتوں کی مفصل فہرست قرآن سے نکالکر پیش کریں جنکو آپکے خدا نے اپنا چہرہ۔ دایاں۔ بایاں ہاتھ۔ پنڈلی۔ پانوں وغیرہ اعضا مقرر کئے ہوئے ہیں۔ اور اُس بھیاری قدرت کا نام اور اُسکی پوری پوری شناخت بھی بتاویں جو محمدیوں کو حشر میں زمین کی روٹی پکا کر کھلاویگی تاکہ ایسا نہو کہ بھوکے محمدی کہیں اُسیکو اپنا رب اور پروردگار ماننے لگ جاویں ۔

عبد اللہ بن مسعود سے جو مرقومہ بالا حدیث روایت ہے اسمیں لکھا ہے کہ قیامت کے دِن سب آسمان اور سب زمینیں اور باقی کُل مخلوق پانچ انگلیوں پر جا لگینگی۔ خدا اگر اپنی کسی قدرت کو مجسم بناوے تو اُس جسم کے ہاتھ پانوں وغیرہ اعضاء جو پیدا ہونگے وہ سب مخلوق ہونگے۔ اور حدیث سے ظاہر ہے کہ کُل مخلوق انگلیوں کے سروں پر ہوگی۔ اور اپنے خدا کو دیکھیگی۔ اے میرے پیارے محمدی بھائی صاحبان۔ آپ مجسم مانتے ہی نہیں۔ تو پھر آپ ذرا عقل کی آنکھیں کھول کر دیکھیں تو سہی کہ مخلوق اور خالق سے الگ تیسرا وہ جادو کا پُتلا کون ہوگا جو آپ سے آپ پیدا ہو جائیگا۔ اور بذات خود قایم ہو کر آپکے خدا کی کُل مخلوق کو جسمیں حضرت محمد صاحب بھی شامل ہونگے۔ اپنی پانچ انگلیوں پر اُٹھالیگا۔ اور انگلیاں ہلا ہلا کر آپکو تماشا دکھلائیگا۔ اور چلائیگا۔ میں ہوں بادشاہ۔ میں ہوں خدا۔ میں ہوں بادشاہ۔ میں ہوں خدا ۔

اور اے بھائی صاحبو اگر آپ کے خدا نے اپنی کسی خاص مجسم قدرت کو سائر الخلق سے مستثنے کیا ہو تو اُسکا ثبوت قرآن کی کسی آیت سے پیش کیجئے اور اُس قدرت کے حُلیہ کو مشتہر فرمائیے۔ اور یہہ بھی فرمائیے کہ کُل مخلوق کو پانچ انگلیوں پر اُٹھانے والی قدرت۔ اور وہ قدرت جسکی پنڈلی کو ننگا دیکھکر محمدی سجدہ کرینگے ایک ہی قدرت ہوگی یا الگ الگ اگر الگ الگ قدرتیں ہونگی تو مہربانی کر کے اُنکی پنڈلیوں کا فرق بھی بیان کر دیجئے ۔

اور نیز فرمائیے کہ امام احمد بن حنبل صاحب نے جو اپنے خدا کو دیکھا تو کس صورت میں دیکھا اور کس کس علامت سے اُنکو یقین ہوا کہ وہ اُنکا خدا ہی تھا۔ کوئی قدرت مجسم یا شیطان مجسم نہیں تھا ۔

میرے پیارے بھائیو۔ آپنے سُن لیا کہ چونکہ خدا کی ذات نور ہے اِس سبب سے محمد صاحب اُسکو نہیں دیکھ سکے بلکہ کسی خیالی مجسم خدا کو پیدا کرتے رہے۔ لیکن تشنۂ آخر تشنہ خیزد گر گشد و ریا بخواب۔ اِن خیالی باتوں سے کیا حاصل ۔

خدا کی کلام میں لکھا ہے "زندگی اُسمیں (یعنی مسیح میں) تھی اور وہ زندگی انسان کا نور تھی اور نور تاریکی میں چمکتا ہے اور تاریکی نے اُسے دریافت نہ کیا" یوحنا ۱۔ ۴۔ ۵ ۔

جناب پادری طامس ہاول صاحب قسیس پنڈ داد نخان ضلع جہلم پنجاب اپنی منظر کتاب میں جسکا نام ہے "پہلا رسالہ جواب اہل الکتاب فی مقدمۃ فصل الخطاب" محمد صاحب کے دل کی تاریکی اور اُنکے نور معرفت و نور ایمان سے خالی ہونیکا حال یوں تحریر فرماتے ہیں (دیکھو کتاب مذکورہ صفحہ ۸۸ تا ۹۰) ۔

مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۵۴۵ روایت ہے انس سے یہہ کہ رسول خدا صلعم کے پاس آئے جبرائیل اُس حال میں کہ آنحضرت کھیلتے تھے ساتھ لڑکوں کے۔ پس پکڑا اُنکو جبرائیل نے اور چت لٹایا اُنکو پھر چیرا آپکے دل کی جانب سے اور نکالا اُنکے دل میں سے عَلَقَہ (سیاہ خون کا جما ہوا ٹکڑا) پس کہا جبرائیل نے یہہ حصہ شیطان کا ہے تجھسے پھر دھویا آپکے دل کو سونے کے لگن میں زمزم کے پانی سے پھر ملایا اور درست کیا جبرائیل نے اُس جگہہ کو کہ چیری تھی اور پھر رکھدیا دل کو اُسکی جگہہ میں اور آئے لڑکے کہ تھے ساتھ آنحضرت کے دوڑتے ہوئے آنحضرت کی ماں یعنی دایہ کے پاس پس کہا اُن لڑکوں نے کہ محمد تحقیق قتل کئے گئے۔ پس آئے لوگ آنحضرت کے پاس پس دیکھا آپکو اُس حال میں کہ رنگ متغیر ہے۔ کہا انس نے کہ میں دیکھتا تھا میں نشان سوئی کے سینے کا آنحضرت کے سینہ مبارک میں نقل کی یہہ مسلم نے ۔

اس حدیث کے فایدہ میں لکھا ہے کہ محمد صاحب کا سینہ چار دفعہ چیرا گیا۔ پہلے تو صغر سنی میں حلیمہ کے پاس۔ دوسرے دس برس کی عمر میں۔ تیسرے وقت نبی ہونیکے۔ چوتھے شب معراج میں جسوقت کہ جبرائیل حضرت کو بلانے کو آئے ۔

پس واضح رہے کہ اگرچہ اتنی دفعہ محمد صاحب کا سینہ چیرا اور دل دھویا اور شیطان کا حصہ اسمیں سے نکالا گیا۔ تو بھی ہنوز ناپاک ہی رہا کہ پھر بھی محمد صاحب یہی استدعا کرتے رہے کہ وہ پاک ہوں اور اُنکو نور ملے۔ (دیکھو ذیل)

مظاہر حق جلد دوم صفحہ ۵۴۳۔ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلعم فرماتے یا الٰہی دھو گناہ میرے ساتھ پانی برف اور اولے کے یعنی پاک کر مجھکو گناہوں سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتوں کے جیسے کہ پاک کرتی ہیں یہہ چیزیں میل سے اور پاک کر دل میرے کو جیسا کہ پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے اور دور ہی ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہوں میرے کے جیسے کہ دوری رکھی درمیان مشرق اور مغرب کے۔ نقل کی یہہ مسلم اور بخاری نے ۔

ہنوز محمد صاحب کے دل میں سیاہی موجود تھی۔

مظاہر حق جلد ۲ صفحہ ۵۴۲ روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے نبی صلعم دعا مانگتے کہتے اے پروردگار میرے قبول کر توبہ میری اور دھو ڈال گناہ میرے اور قبول کر دُعا میری اور ثابت رکھ دلیل میری اور سچی اور درست کر زبان میری اور سیدھی راہ دکھا دل میرے کو اور نکال سیاہی سینہ میرے کی۔ نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ۔

اور یہی سبب تھا کہ محمد صاحب کے دل پر پردہ بھی پڑا رہتا تھا۔ دیکھو مظاہر حق جلد ۲ صفحہ ۲۰۹ ۔

پس جس حال میں محمد صاحب کے دل کی یہہ حالت تھی تو وہ نور اور برکت سے بھی بے نصیب تھے ۔

مظاہر حق جلد ۱ صفحہ ۴۴۱۔ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا رات گذاری میں نے نزدیک خالہ اپنی میمونہ کے اور رسول اللہ تھے بیچ دعا مانگی کے کہ درمیان سنت اور فرض

کے پڑھتے یہہ الفاظ۔ یاالٰہی گردان میرے دل میں نور۔ اور میری آنکھوں میں نور۔ اور میرے کانوں میں نور۔ اور داہنے میرے نور۔ اور بائیں میرے نور۔ اور اوپر میرے نور۔ اور نیچے میرے نور۔ اور آگے میرے نور۔ اور پیچھے میرے نور۔ اور گردان اور پیدا کر واسطے میرے نور۔ اور زیادہ کیا بعضے راویوں نے۔ اور پیدا کر میری زبان میں نور۔ اور ذکر کیا بعضے نے اور گردان پٹھے میرے میں نور۔ اور گوشت میرے میں نور۔ اور خون میرے میں نور۔ اور بالوں میرے میں نور۔ اور جلد میری میں نور۔ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے۔ اور بیچ ایک اور روایت بخاری اور مسلم کے ہو۔ اور گردان میری جان میں نور۔ اور بڑا کر واسطے میرے نور۔ اور بیچ اور روایت مسلم کے ہو۔ یاالٰہی دے مجھکو نور۔

پس محمد صاحب نور نہ تھے۔ اور نور کو ہنوز اپنے واسطے پیدا کرایا چاہتے تھے۔ اور اُنکے دلپر پردہ پڑجاتا تھا۔ اور اپنے دل کی سیاہی سے ایسے تنگ تھے کہ باوجو بار بار دھونے جبرائیل کے پھر بھی دل آپ کا تاریکی و سیاہی میں مبتلا رہتا تھا۔

عزیز بھائیو مسیح جو خدائے مجسم اور جہان کا نور ہی۔ موجود تھا۔ لیکن محمد صاحب اپنے دل کی تاریکی کے سبب اُسکی معرفت سے محروم رہے۔ جن محمدیوں نے محمد صاحب کے پیرو ہوکر خدا کو ڈھونڈھا ہی۔ سنئے وہ کیا کہہ رہے ہیں بیدل

زبرق جلوہ اش گر نیم لیک اینقدر دانم
کہ عالم چشم خفاش است نور آفتابش را۔

پیارو خدا آپکو اس تاریکی سے نکالے اور نور ہدایت عطا فرماوے کہ آپ خداوند عیسیٰ مسیح پر ایمان لا کر گناہوں کی سزا اور قید سے چھوٹیں اور اپنے آسمانی باپ کے بیٹے بیٹیاں بنیں۔ آمین۔ "دیکھو کیسی محبت باپ نے ہم سے کی کہ ہم خدا کے فرزند کہلاویں" ۱ یوحنا ۳-۱۔

ب ص ل ح

ایڈیٹر صاحب تسلیم

بندہ کے مضمون "غور طلب برائے مشنری صاحبان راجپوتانہ" پر آپ کے ریمارک کے درجواب پھر لکھا جاتا ہی۔

"عمدہ کارندہ نہیں مل سکتے ہیں" جسوقت صاحبان والاشان متذکرہ بالا ولایت سے تشریف فرما اس ملک میں ہوئے اُسوقت کہاں سے پریچر لوگ دستیاب ہوئے تھے۔ اور بالفرض ہوئے بھی تو ان ایام کے کم محنت کارندوں کے مقابل میں زیادہ کیا محنت کش ہونگے۔ شاید کوئی پھر کہہ گذریگا کہ نہیں وہ سب کے سب لایق و خالق و دینداری میں زیادہ تر مضبوط و مستقیم تھے۔ ممکن نہیں۔ کیونکہ نمونہ ابھی تک گیا نہیں موجود ہی۔ پھر اگر یوں نہ شد نہ شد۔ جو لوگ عرصہ بسیار سے انڈر مشنری صاحبان رکھیں اور جنکا بھروسہ صاحبان موصوف کو ہی اُن کو ان خدمات پر مقرر کریں اور جو سمجھے جاتے کہ کم محنتی و اس کام کو صرف بہانہ شکم پُری منظور کرتے ہیں اپنے انڈر میں رکھیں۔ ایڈیٹر صاحب اب تو اس ہندوستان بت ستان میں تخمیناً بیس لاکھ عیسائی ہیں جو سب عیسیٰ کے نام سے مشہور و معروف ہیں اُب وہ مشکلات نہیں جو کہ قبل پچاس سال تھیں مگر شاید اب وہ مشکل ہوگئی ہو دکھنا مشکتان۔ مالوہ و مونگو سو اب مشنری صاحبان نے بھی شاید ایسا ہی خیال کرلیا ہو۔

دوم۔ کیا زیادہ جان فشان اور محنت کش آدمی سے زیادہ فایدہ ظہور میں آویگا؟ ممکن نہیں یہہ عقل انسانی کیواسطے معقول و مناسب ہی۔ لیکن اگر کوئی اس کام کا خادم ہو اور کمزوری سے بھی کلام کی بشارت دے اور خداوند اُسکے کام پر اپنی روح القدس نازل کرے تو اُن جانفشانوں کی بہ نسبت جو شاید اپنی محنت اور سرگرمی کو زیادہ خداوند کیواسطے ظاہر کرتے ہیں بہتر بر تر پُر برکت ہوتا ہی۔ مسیح کے شاگرد سب کامل نہیں تھے لیکن زیادہ کمزور پطرس نے تو صاف انکار ہی کیا تھا سو اگر کوئی منادا ایسا بھی ہو جو اپنے شکم پُری کیواسطے اس خدمت کو کرے اور یوں وہ مسیح کا انکار بھی کرے تو بھی خداوند کی صفات کو آشکارہ کرنے میں اُس سے کچھ فایدہ ضرور ہوگا (نہ ہونے سے تو ہونا بہتر ہی) جہاں کہیں کلام نہیں پہنچا اگر کمزوری کے ساتھ بھی پہنچایا جاوے تو بھی پہنچایا جانا بہتر ہی۔ نہ کہ خاموش رہنا زیادہ تکلیف دہی کو گوارا نہ سمجھکر اخیر التماس یہہ کہ جانفشانی سب خداوند کی طرف سے ہوتی ہی۔ بہت سے جانفشان بلکہ بے نظیر اس راجپوتانہ میں سرگرمی کے باعث کئی فٹ گھوڑے تبدیل البتہ کرچکے ہونگے۔ لیکن اُن کی سرگرمی نے خداوند کو خوش نہیں کیا۔ مگر عرض یہہ ہی کہ منشا میرا یہہ نہیں کہ سُست و کاہل ہونا۔ لیکن جو اپنی عقل کے مطابق شاید درست نہ ہو خدا اُس سے اپنا کام نکالتا ہی۔

آپنے فرمایا کہ غیر قوموں کو سکولوں میں تعلیم دینے سے نقصان نہیں۔ خیر صاحب ایڈیٹر تو راجپوتانہ کے حال سے ناواقف ہیں۔ لیکن ہمارے بزرگوار اسسٹنٹ ایڈیٹر صاحب سفیر تو مدت مدید تک چشم دیدہ ہیں کہ جسقدر لوگ مشن سکول کے تعلیم یافتہ تھے سب کے سب زیادہ تر ہر صورت سے نقصان و روک ٹوک کا مادہ ہوئے ہیں ایک نقصان یہہ کتنا بھاری ہی۔ دوسرا یہہ کہ بیچارے جو لوگ مسیح کی خدمت کے لئے بھوکے پیاسے رہکر خرچ بھیجتے وہ روپیہ ایسے لوگوں کیواسطے خرچ ہوتا کہ جسکا نفع نہیں ہی۔

تھوڑا عرصہ ہوا کہ ہمارے ایک اور نامی گرامی بزرگوار ہینڈکینی کسٹ صاحب ناڈگڈھ سبرواڑہ نے لکھا کہ موضع سیالاں میں سر جھنگی جھنگیوں کا میلہ ہوا۔ اور وہاں ایک پنچایت قوم راوتان بافطرتان منعقد ہوئی اور ذات کا خیال اُنکو پیدا ہوا۔ کہ اُن لوگوں سے جو ایک قوم میرات ہے جو کسی قدر اپنے کو مسلمان بتاتے ہیں علیحدہ رہیں اور بیاہ شادی جو ایک مدت مدید سے اُنکے ساتھ جاری تھا اور ہنوز ہی موقوف کریں۔ اور اپنے کو قوم راجپوت سے موسوم کرکے مشہور و معروف ہوں۔ اب خیال کیجئیگا کہ یہہ قوم پرلے درجہ کی بیوقوف کچھ ذات پانت کو نہ جانتی تھی زیادہ نہیں قریب تیس برس سے پیشتر اور سب لالی

بھیں ڈوم وغیرہ نیچ قوموں میں کھاتے پیتے تھے اَب مستثنا ہوتے ہیں۔ یہہ کس کا نتیجہ ہی۔ سب سکولوں کا ہی تو خیال کیجیگا کہ کسقدر نقصان سکولوں سے وقوع میں عرصہ قلیل میں آیا*

آپکا نیاز مند۔ این کے آر بی۔ نیچ

جنڈیالہ

ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب نے امرتسر سے تشریف لاکر ایک لکچر دیا جسکا مضمون یہہ تھا کہ

"پنجاب کی قدیم حالت"

صاحب موصوف نے بیان کیا کہ پنجاب ہندوستان کا ایک دروازہ ہی جس کسی بادشاہ نے ہندوستان کو فتح کیا (انگریزوں کے سوائے کیونکہ وے سمندر کے راستہ سے آئے) وہ پنجاب ہی کے راستہ سے آیا۔ فارسیوں اور یونانیوں اور مغلوں وغیرہ نے جب کبھی چڑہائی کی وہ اسی راستہ سے داخل ہوئے جب کبھی چین یا ترکستان والے آئے وہ بھی اسی راستہ سے آئے*

ہزارہا برس ہوئے ہیں کہ ترکستان میں ایک بڑی زبردست قوم تھی جسکا نام آریہ تھا۔ آریہ کے معنی ہیں۔ ہالی (زمیندار ہل چلانے والا) اور چونکہ اُس زمانہ میں اور قومیں رہزنی سے گذارہ کرتی تھیں اور یہہ قوم ہل چلاکے اور کھیتی کا کام کرکے اپنا گذارہ کرتی تھی۔ اس لئے آریہ کے دوسرے معنی اُنہوں نے بزرگ کے بنالئے*

جب آریہ قوم بہت بڑھ گئی تو انکا گذارہ اپنے ملک میں نہ ہوسکا اسلئے اس قوم کے تین حصّے ہوگئے۔ ایک اپنے ملک میں رہا۔ ایک یورپ کی طرف چلاگیا۔ اور ایک جنوب کو روانہ ہوا۔ جو لوگ کہ یورپ کی طرف گئے وے جرمن۔ فرانس اور انگلنڈ وغیرہ تک پہنچے اور وہاں کی قوموں کے باپ دادے ہوگئے۔ جو لوگ دکھن کیطرف گئے وے افغانستان اور پنجاب کی طرف آئے اور وہاں کی قوموں کے باپ دادے ہوگئے*

آریہ لوگوں نے اِس مُلک میں آکر یہاں کے باشندوں کو فتح کرلیا کچھ تو ان میں سے بھاگ کر پہاڑوں پر چلے گئے اور کچھ یہاں ہی رہے۔ وے لوگ جو اب تک ہمالیہ پہاڑوں کے مختلف حصّوں میں رہتے ہیں وے اُنہیں باشندوں کی اولاد ہیں۔ جو میدان سے بھاگ گئے تھے۔ وے لوگ جو بھاگ نہ سکے آریہ لوگوں نے ان کو پکڑ کر اپنا خدمت گذار بنالیا۔ چنانچہ مہتر۔ بہشتی۔ تیلی اور نائی وغیرہ کمین لوگ جو ابتک پنجاب میں ہیں وے اصلی باشندوں کی اولاد ہیں*

یہہ آریہ قوم جب ہندوستان میں آئے تو بندھیاچل پہاڑ سے آگے دکھن کیطرف نہ جاسکی۔ سو وے لوگ جو دکھن ہندوستان میں رہتے ہیں وے بھی ہندوستان کے اصلی باشندے ہیں*

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ اس زمانہ کے دانا لوگوں نے بڑی بڑی حکمتوں سے معلوم کیا ہی کہ پنجاب کے باشندے اور انگلستان کے لوگ یافث بن نوح کی اولاد یا آریہ نسل سے ہیں۔ اور یہہ ثبوت مختلف طور پر پایا جاتا ہی*

١۔ جسم کی بناوٹ سے۔

٢۔ زبان سے۔

٣۔ زندگی کے گذارہ کرنیکے طریقوں سے۔

٤۔ مذہب سے۔ وغیرہ وغیرہ

اُنہوں نے فرمایا کہ جب یورپ کے لوگوں سے پوچھا جاتا ہی کہ آپکے آباواجداد کدھر سے آئے تو وے کہتے ہیں کہ مشرق سے اور جب پنجاب کے لوگوں سے پوچھا جاتا ہی تو وے پہاڑوں کیطرف اشارہ کرتے ہیں*

آج کل ڈاکٹری تجربہ سے دیکھا گیا ہی کہ پُرانی دُنیا کے لوگوں کی بناوٹ تین قسم کی ہی۔ آریہ لوگوں۔ اور حبشی لوگوں اور چینی لوگوں کی بناوٹیں الگ الگ ہیں۔ ہزارہا سال کا عرصہ گذرا ہی کہ جب آریہ لوگوں کے مغربی بھائی شرقیوں سے جُدا ہوگئے تھے باوجودیکہ اتنے ہزار برس کا عرصہ ہوا ہی تب بھی قدرتی طور پر انکی بناوٹ میں کسی طرح کا فرق نہیں آیا*

زبانوں کی بابت جہانتک دریافت ہوا ہی سب سے پُرانی زبان سنسکرت ہی۔ البتہ دوری پڑجانے کے سبب سے لفظوں میں تغیر و تبدل ہوگیا ہی۔ پر جڑ ایک ہی ہی مثلاً انگریزی میں بھائی کے واسطے برور ہی۔ فارسی میں برادر اور پنجابی میں بھرا۔ اسی طرح لفظ آگ اور لڑکی وغیرہ کی ایک ہی جڑ ہی۔ پھر ناموں کیطرف خیال کریں کہ ہندوستان کو آریہ ورت کہتے تھے۔ افغانستان میں ایک شہر ہی جس کا نام ہرات ہی۔ اصل میں وہ آریہ آت ہی۔ علی ہذالقیاس انگلستان کے مغرب کیطرف ایک جزیرہ آیرلینڈ نامی ہی اسکا اصلی نام آریہ لینڈ ہی اور لینڈ کے معنی ہیں زمین۔ اس قسم کی بہت سی مثالوں اور پختہ دلیلوں سے صاحب موصوف نے ثابت کردیا کہ پنجاب اور انگلستان کے باشندوں کی اصلی زبان سنسکرت تھی*

ہندوؤں کے جو مذہبی دیوتے ہیں وہی یونانیوں اور انگلستان والوں کے تھے۔ جن دیوتوں کو یہاں کے لوگ مانتے ہیں وہی دیوتے یونان اور انگلستان میں مانے جاتے تھے۔ اگرچہ مختلف زبانوں میں انکے مختلف نام ہیں پر اصل میں ایک ہی تھے ہیں*

ڈاکٹر صاحب نے یہہ بھی فرمایا کہ ہم لوگ کوئی دوسری قوم کے نہیں پر آپکے بھائی ہیں۔ خدا نے ہزارہا برسوں کے بعد ہمیں آپسے ملادیا ہی۔ ہم لوگ آپ لوگوں سے جُدا ہوکر خشکی کے راستہ سے گئے تھے پر اَب تری کے راستہ اپنے بھائیوں کے پاس آئے ہیں۔ ہم لوگ علاوہ دنیاوی برکتوں اور نعمتوں کے آپکے پاس ایک بڑی بھاری برکت اور نعمت لائے ہیں۔ اور وہ یہہ ہی کہ ہم نے اپنے سب بتوں دیوی اور دیوتوں کو چھوڑدیا ہی اور وہ دین قبول کیا ہی جو خدا تعالیٰ نے تمام بنی آدم کیواسطے مقرر

کیا ہی۔ چاہئے کہ آپ لوگ اپنے مغربی بھائیوں کے دین کو معلوم کریں کہ وہ کیا ہی۔ اور آپ بھی ہمارے ساتھ متفق ہو کر اس پاک دین کو قبول کریں ✦

ڈاکٹر صاحب لوگوں کو دکھلانے کیواسطے ہزار ہا برس کے پرانے سکے اور پتھر کے بُت لائے ہوئے تھے۔ پر چونکہ لکچر دیر تک ہوتا رہا۔ صاحب موصوف اپنے مضمون کو ختم نہ کر سکے ✦

ریڈنگ روم کے ممبروں کی طرف سے سردار مان سنگھ صاحب نے ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اور التجا کی کہ صاحب موصوف مہربانی کر کے پھر کسی روز جب موقع ہو اپنے مضمون کو پورا کر کے جنڈیالہ کے لوگوں کو ممنون فرماویں ✦

سامعین قریباً تین سو کے تھے۔ اور لوگوں نے بڑی خوشی سے لکچر سُنا اور صاحب موصوف کا شکریہ کیا ✦

راقم۔ نارووالیہ۔

منقولات

ایک ہمعصر لکھتا ہی کہ آجکل جدھر سنو آزادی کی بڑی دھوم ہی لیکن وہ پوچھتا ہی کہ کیا آزادی واقعی نہایت عمدہ چیز ہی؟ ہم نے جہانتک اس بارے میں خیال کیا ہی یہی معلوم ہوا کہ آزادی ایک خیالی لفظ ہی۔ کوئی انسان اس جہان میں آزاد نہیں ہی۔ انسان غلام پیدا ہوا ہی اور غلام رہیگا۔ خواہ وہ شیطان کا غلام بن کر رہے یا خدا کا۔ وہ شخص جو آزادی کا بڑا دعویٰ کرتا ہی اگر ذرا بھی غور کریگا تو اسکو معلوم ہو گا کہ وہ ہرگز آزاد نہیں ہی۔ ہزاروں عادتیں اور ہزاروں خواہشیں ہیں جنکا وہ تابع فرمان ہی۔ صرف زبان سے وہ کہتا ہی کہ میں آزاد ہوں۔ لیکن حقیقت میں وہ نفس کا بندہ اور غلام ہی۔ اسمیں کوئی شبہہ نہیں کہ شیطان جب کسی کو اپنا غلام بناتا ہی تو اُسکے کان میں یہہ بھی کہدیتا ہی کہ اب تو آزاد ہو گیا۔ اور سیکڑوں اُسکے فریب میں آ ہی جاتے ہیں۔ آجکل کی ترقی میں تو شیطان نے اپنے شاگردوں کو آزادی کا ایسا سبق پڑھایا کہ وہ نہ خدا کے قایل رہے نہ کسی نبی کے۔ جو اُنکے دل میں آتا ہی کرتے ہیں۔ ہر قسم کی بُرائیاں کر گذرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ پوری آزادی یہی ہی ✦　　عام

صاحب کمشنر حفظان صحت بنگالہ نے مُردوں کے دفن کئے جانے کی نسبت جو مخالفانہ رائے ظاہر کی ہی اسکا ذکر ہم اخبار میں کر چکے ہیں کمشنر صاحب نے فرمایا ہی کہ مُردہ کا جلانا حفظ صحت کے لئے بہ نسبت گاڑنے کے مفید ہی اور یہہ کہ دفن کرنے سے بیماری کا خوف پیدا ہوتا ہی۔ ایک مسلمان ہمعصر نے اس علمی رائے سے مذہبی مخالفت کا نتیجہ نکالا ہی۔ اخبار مذکور "طوطی ہند" ہی جو لکھتا ہی کہ "اگرچہ مُردوں کی تدفین میں عیسائی بھی مسلمانوں کے شریک ہیں۔ لیکن اول تو اُنکی تعداد کم ہی۔ دوسرے اُنکا گوشت پاکیزہ ہوتا ہی جس سے آب و ہوا میں کوئی خرابی نہیں پیدا ہو سکتی۔ البتہ مسلمانوں کے مُردے جو دفن کئے جاتے ہیں وہ ملک میں خرابی لاتے ہیں پس اگر یہہ اپنی مذہبی رسوم کو بغرض حفظ صحت بدل ڈالیں تو ملک آرام سے رہے۔" وہی اخبار لکھتا ہی کہ صاحب کمشنر بہادر سے اس قدر اَور دریافت کرنا چاہئے کہ افغانستان ایران۔ بخارا۔ مصر۔ عرب۔ انگلستان۔ روم۔ میں عموماً جسقدر خلایق مرتی ہی سب کو دفن ہی کیا جاتا ہی۔ لیکن وہاں ہندوستان سے زاید بلکہ اسکے مقابل بھی بیماری نہیں ہوتی۔ اسکی کیا علت ہی؟ ان دلایل و براہین پر اخبار مذکور لکھتا ہی کہ کمشنر صاحب بہادر کا تجربہ محض ناتمام ہی اور سراسر قاعدہ حفظان صحت کے مخالف بلکہ عقل کے بھی مخالف ہی ✦

واقعات و آرائیں

بقول پنجاب مشن نیوز آریہ پتر کا افسوس کرتا ہی کہ آریہ سماج میں بہت اشخاص نہیں ہیں جو اپنے خرچ سے چھوٹے پمفلٹ شایع کر کے مسیحیوں کیطرح لوگوں کو مفت تقسیم کریں۔ جبتک آرین اصول و عقاید لوگوں میں بذریعہ چھوٹے مفید ٹریکٹوں کے بکثرت دخل نہ پاویں ہم ہرگز اُمید نہیں کر سکتے کہ ویدک اصلی تعلیم لوگوں حاصل ہو سکے گی۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ کوئی فیاض جنٹلمین پیشقدمی کرینگے اور ضرورت کو انجام دینگے۔" اگر آریہ لوگ ایسا کریں تو ہم خوش ہیں کیونکہ اس طور پر پبلک کو ویاننداور ویاننداِزم کا حال بخوبی معلوم ہو گا ✦

اخبار ہاروسٹ فیلڈ میں ایک مشنری صاحب بیان کرتے ہیں کہ اُنکے ایک بیرونی سٹیشن کے ایوانجلسٹ نے اپنے قرب و جوار میں بڑی انفلوئنس حاصل کی ہی اسکی بڑی دلیلیں ظاہر ہیں اس امر کا ایک ثبوت ایک شادی کے متعلق ظہور میں آیا کہ یہہ ایوانجلسٹ باوجودیکہ مسیحی تھا اُس شادی کی ضیافت میں بلایا گیا اور بڑی عزت اور تعظیم کے ساتھ مہمانوں کے صدر مقام پر بٹھلایا گیا۔ یہہ شخص خوش مزاج اور زبان آور ہی اور اپنے اس موقع کو عمدگی سے کام میں لایا۔ جب کھانا تیار ہو گیا صاحب خانہ اُسکے پاس آیا اور ایک پھول کا ہار اُسکے گلے میں ڈالا جو اکثر برہمنوں کے گلے میں پہنایا جاتا ہی اور با ادب درخواست کی کہ وہ قبل از طعام سبھوں کے لئے برکت مانگے۔ اگر وہ برہمن یا اُنکی ذات کا کوئی گرو ہوتا تو اس سے زیادہ عزت نہ پاتا۔ وہ فوراً آگے بڑھا اور اپنی سارنگی کے ساتھ ایک مسیحی بھجن گایا اور اسکے بعد گھٹنے ٹیک کر حاضرین کے لئے برکت مانگی اور جلسہ برخواست ہوا ✦

فری چرچ آف سکاٹ لینڈ کے ماہواری رسالہ میں مفصلہ ذیل مفید خبر درج ہی کہ جاپان میں اوّل قومی ڈنر

گئے لئے ممبر منتخب کئے گئے ہیں۔ ایک خوشی بخش علامت جس سے
وطنی عیسائیوں کی قدر و منزلت کا اظہار ہوتا وہ یہہ حقیقت ہی
کہ اگرچہ سبھی ہزار پیچھے ایک بھی شمار نہیں کیا جاتا تو بھی ڈونر کے
نی تیس ممبروں میں ایک ممبر مسیحی ہی۔ کیونکہ جو بودہ مذہب کا
مسکن ہی اُنہنے ایک ریپرزنٹیو مسیحی بھیجا ہی +

انگلستان کی سوسائٹی آف فرائینڈز غیر ممالک
مشن کیطرف زیادہ متوجہ ہوئی ہی۔ امسال چھہ نئے مشنری
ولایت سے آنیوالے ہیں جنمیں سے ایک ہوشنگ آباد ممالک متوسط
میں انڈسٹریل سکول قایم کریگا +

فقیر راجہ چندر ناتھہ کی نسبت جسکا ذکر آجکل بہت اخبارات
میں ہو رہا ہی امرت بازار پترکا لکھتا ہی کہ "عام طور پر اس امر
سے آگاہ ہونا چاہئے اور اسکو خوب مشہور کرنا چاہئے کہ یہہ شخص
ضلع بردوان میں مقام رانا کا رہنے والا ہی جہاں اُسنے چند
آوارہ جماعتوں کے ساتھہ ملکر بہت کچھہ شہرت حاصل کرلی تھی
اور جہاں وہ ایک جعلسازی کے مقدمہ میں پھنسکر اور مہارانی
سرسنتی صاحبہ کے پاس سے اپنا نام بدل کر دھوکہ دیکے کچھہ
روپیہ اوڑا لایا تھا قید کر دیا گیا تھا۔ ایک بنگالی اخبار کی تحریر
سے معلوم ہوا کہ یہہ شخص بنگال سے بھاگ نکلا تھا اور بھاگنے
کی وجہہ یہہ تھی کہ وہاں ایک وارنٹ اسکی گرفتاری کا جاری
کیا گیا تھا +

اسی ہیڈنگ پر انڈین یونین الہ آباد لکھتا ہی کہ اس
فقیر نے ہندو اور مسلمان دونوں فریق کے آدمیوں کو اپنے
ساتھہ لے لیا ہی۔ چھہ برس سے اُسنے فقیری اختیار کی ہی اور
کوئٹہ سے چلکر راس کماری تک کا سفر طی کر ڈالا۔ اسکے پاس
نہ تو جوتا ہی نہ ٹوپی روپیہ کا تو کیا ذکر ہی۔ راستہ بھر لوگوں سے
مانگ مانگ کر گذارہ کرتا ہی۔ جسطرح جنگلی جانور کا تعاقب
کیا جاتا ہی خفیہ پولیس بھی ہر قدم اسکے ساتھہ ساتھہ رہتی
ہی۔ جب وہ کسی دیسی ریاست میں پہنچتا ہی اسکی آمد کی فوراً
بذریعہ تار خبر دیجاتی ہی اور والی ریاست فوراً ریاست سے
نکل جانیکا حکم دیتا ہی۔ کیا ایسے لوگ ولایت میں جا کر جوش
پھیلا سکتے ہیں ؟ +

دوربین لکھتا ہی کہ ہمنے ایک اخبار میں پڑھا کہ جگن ناتھ
جی کی مورت اوڑیسہ کے پنڈوں سے ناراض ہو کر جہنٹ میں
آ رہی ہی۔ یہہ مقام طہور سٹیشن سے دو میل پر ہی۔ یہہ افواہ
کم حیثیت درجہ کے ہندوؤں میں بہت پھیل رہی ہی اور اس
نے مقام کی زیارت کے لئے ہزارہا ہندو بلا ناغہ جایا کرتے
ہیں۔ پنڈوں کی خوب بن آئی ہی جنہوں نے وہاں کے زمینداروں
سے ملکر سیکڑوں روپیہ کمائے ہیں۔ اگر اسکو مذہب کی آڑ میں
صاف طور پر دھوکہ دیکر لوٹنا نہیں کہہ سکتے تو پھر اور کیا کہا
جا سکتا ہی ؟ +

لکھنؤ کے شیعہ اور سنیوں کا باہمی تنازعہ کسیطرح
ختم ہوتا نظر نہیں آتا۔ ۲۳ نومبر کا مہذب لکھتا ہی کہ حضرات اہل
میں بھی سید جعفر حسین اور وارد و نظیر حسن کی مخالفت میں نہایت
جوش و خروش پیدا ہی کہ اُنہوں نے کتابیں کیوں داخل کردیں
چنانچہ قبلہ و کعبہ کے امام باڑے میں جو جلسہ ہوا جسمیں دس ہزار
آدمی شریک تھے۔ دونوں مذکورۃ الصدر صاحبوں کی کارروائی
پر ناراضی ظاہر کی گئی۔ لفٹنٹ گورنر کی خدمت میں میموریل بھیجنیکا
رزولیوشن پاس کیا گیا۔ تعلقدار صاحب جردل اور مرزا محمد ہادی
کی اسپیچیں نہایت دلچسپی اور جوش و خروش سے سُنی گئیں۔
خصوصاً تعلقدار صاحب کی تقریر کی بہت تعریف کی جاتی ہی +

ضمیمہ دھرم جیون مطبوعہ ۲۳۔ نومبر میں مندرجہ
ذیل سطور ایک آریہ اخبار سے نقل کی گئی ہیں۔ ۲۴ ماہ اگست
کو جالندھر سے پانچ چھہ آدمی جو اپنے آپکو پکے آریہ کہتے تھے
ریل پر سوار ہوئے۔ سواری کے وقت نمستے نمستے کی آواز گونج
رہی تھی۔ یہہ سب صاحبان لودیانہ اور انبالہ کی طرف روانہ
ہوئے تھے اور انٹر کلاس میں سوار تھے۔ گاڑی روانہ ہوئی
بحث بھی شروع ہو گئی جسمیں گالی گلوچ تک نوبت پہنچی ٹھٹھے
اُڑنے لگے۔ صرف بد زبانی پر ہی اکتفا نہ کیا اور بہت سی نامناسب
باتیں کرنے لگے۔ ایک شریف آدمی جو اس گاڑی میں بیٹھا تھا
انکی اس نامناسب کارروائی کو نہ دیکھہ سکا۔ سٹیشن ماسٹر سے
رپورٹ کی اور وہ سب اس کمپارٹمنٹ سے نکالے گئے اخبار
مذکور لکھتا ہی کہ دنیا پرستی کے لئے جو مذہب کا زبانی جامہ
پہنتے ہیں وہ اس سے ہزاروں گنا بڑھکر شیطانی کارروائیاں
کرتے ہیں +

مکتی فوج کے افسر جنرل بوتھ صاحب نے جو تجویز
ادنی درجہ کے لوگوں کی اصلاح کے واسطے کی ہی اُنکی جانب
پرنس آف ویلز بڑی توجہ ظاہر کرتے ہیں۔ اور افسران کلیسیائے
بھی اس تجویز کو بدل پسند کیا ہی۔ جنرل بوتھ اب تمام کلیسیاؤں
کے پادریوں سے امداد کی درخواست کر رہے ہیں۔ پانچ لاکھہ روپیہ
اس کام کے لئے جمع ہو گیا ہی +

ہمارے معزز مسیحی نامہ نگار رتلام سے لکھتے ہیں کہ
۱۱ نومبر کو میجر واٹسن صاحب اور آنریبل مسس واٹسن نے جو
۲۴ رائیل آرٹیلیری کے ہمراہ مہو سے احمد نگر کو جاتے تھے رتلام
میں کیمپ کیا اور اُسی روز شام کو اُنہوں نے پادری کیمبل
صاحب کو لکھا کہ ہم یہاں ایک لونگ سروس کرنا چاہتے
ہیں۔ پس نامہ نگار کو حکم ملا کر راجہ صاحب کا لکچر روم اس
کام کیواسطے مانگنا چاہئے۔ تعمیل حکم کیا گیا اور تمام انگریزی
خوان اشخاص کو دعوت کی گئی۔ راجہ رنجیت سنگھہ صاحب اور
اُنکے اہلکار سب شامل جلسہ ہوئے۔ حاضرین کا شمار چار سو
سے زیادہ تھا۔ میجر صاحب موصوف نے ارگن کے ساتھہ ایک
گیت گایا۔ اور بہشت کے حالات بیان کئے اور بتلایا کہ کیونکر
ہم داخل ہو سکتے ہیں۔ آخری کلمات اُنکے یہہ تھے کہ کیا آج
رات کوئی شخص اس جماعت میں حاضر ہی جو چاہتا کہ میں یسوع
مسیح کے پاس آؤں اور اپنے گناہوں کا اقرار اور توبہ کرکے
اُنکے وسیلہ نجات پاؤں اور بہشت میں (جسکی تعریف ابھی
کی گئی ہی) داخل ہوں۔ تھوڑا بیان کرنے کے بعد ایک
گیت گایا۔ یہہ عبادت دو گھنٹے تک ہوتی رہی اور خدا کا کلام
راجہ صاحب اور اُنکے اہلکاروں کے کان تک پہنچایا گیا۔ آنریبل
مسس واٹسن نے ایک کتاب موسوم بہ کرسٹینٹی اور اسلام راجہ کو عطا کردی
اور راجہ صاحب نے اپنا فوٹو انہیں دیا بعدہٗ جلسہ برخاست ہوا یہہ

جلسہ شیر پن کے بیان اور ضرورت پر منعقد ہوا تھا*

نامہ نگار رجلا پور جنان ضلع گجرات لکھتے ہیں کہ گذرے ہفتہ میں چند باشندگان شہر نے ایک مشن سکول قایم ہونے کے لئے عرضی بخدمت پادری پیٹرسن صاحب بھیجی ہر جسپر وہاں کے اکثر معزز لوگوں کے دستخط ہیں۔ کمیٹی کے دو ممبروں نے جو ناخواندہ ہیں اسکے خلاف کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوئے۔ ایک ہندو انسپکٹر صاحب نے بھی اس عرضی پر نوٹ دیکر سکول کے لئے چار روپیہ ماہوار دینا منظور کیا ہو اور چھہ مہینے کا پیشگی روپیہ ادا کرنیکا وعدہ کیا ہی۔ امید ہو کہ عرضی منظور ہو کر وہاں سکول قایم کیا جاویگا*

مسٹر وار برٹن اور ڈریمیون کے مقدمہ میں محکمہ ڈویژنل کورٹ سے حکم اخیر سنا دیا گیا۔ سردار رویال سنگھ صاحب پروبرائٹر کے جرمانہ اڑھائی ہزار میں سے پانسو روپیہ زر جرمانہ واپس دلایا گیا کہ یہہ جرمانہ اختیارات مسٹر کینیڈی صاحب بہادر سے زاید تھا جو فیصلہ اخیر کے وقت بحیثیت ڈپٹی کمشنر ضلع نہیں بلکہ بحیثیت مجسٹریٹ اول اجلاس کرتے تھے۔ اور باقی دو ہزار روپیہ کا جرمانہ انکی نسبت قایم رہا۔ ایڈیٹر ٹریبیون کی نسبت حکم سزاے ضلع یعنی ایکہزار روپیہ جرمانہ کا بدستور بحال رہا*

بقول آفتاب پنجاب شملہ میں رائے بہادر شیو پرشاد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے ایک مخبر کی اطلاع دہی پر خود بر سر موقع پہنچکر ایک قمارخانہ کو جا پکڑا مخبر کے بیان کے بموجب چند ملازمان پولیس بھی قماربازی میں شامل تھے جنمیں ایک سارجنٹ اول درجہ کا بھی تھا سب قمارباز گرفتار ہو کر چالان کئے گئے اور سارجنٹ صاحب بھی معطل کئے گئے*

ایک اخبار لکھتا ہو کہ پنجاب میں اسوقت بھی بکثرت بردہ فروشی ہوتی ہی۔ اکثر جاٹوں کا یہہ پیشہ ہو کہ کمینہ عورات کو لاکر دوسرے لوگوں کے ہاتھہ اچھے داموں پر فروخت کرتے ہیں۔ اور نیز کئی لوگ ہیں کہ اپنی لڑکیوں کے دام بھی خاصے لیتے ہیں۔ لڑکیوں پر روپیہ لینا ہندوستان میں عام دستور ہو گیا ہو کہ لوگ اس کام کو اب معیوب نہیں سمجھتے*

حضور ویسراے کا جو عالیشان محل شملہ پر تیار ہوا ہی۔ اُسپر ۱۴ لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہی۔ یہہ تجویز ہی کہ اُس مکان پر ایک گھنٹہ گھر بھی لگایا جائے جسکے اخراجات کا تخمینہ پچاس ہزار روپیہ کیا گیا ہی۔ اس سے صاف ظاہر ہی کہ گورنمنٹ کے شملہ کو ترک کرنیکی نسبت جو خبریں مشتہر ہوئی تھیں وہ بے بنیاد افواہی تھیں*

حضور قیصر ہند کے آغاز حکومت میں انگلستان کی آبادی ڈیڑھ کروڑ تھی اب دو کروڑ اسّی لاکھ ہو گئی ہی۔ یہہ ترقی آبادی روز افزوں ترقی پذیر ہی۔ انتظام صفائی کے باعث ہر سال آدمی کم مرتے اور پیدا زیادہ ہوتے ہیں۔ اگر یہی طریقہ جاری رہا تو تھوڑے ہی عرصہ میں انگلستان لبالب ہو جائیگا۔ حکام کو فکر لگ رہی ہو کہ اس ترقی آبادی کا کیا علاج کیا جائے*

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

سلطان روم نے بعد تامل بسیار قسطنطنیہ میں روسی مدرسہ کھولنے کی اجازت دی۔ یہہ مدرسہ روسی سفارت کی نگرانی میں جاری ہوگا*

روس نے اپنے علاقہ وسط ایشیا سے تمام یہودیوں کو نکل جانے کا حکم دیا ہی۔ ایک ماہ کی مہلت دی گئی کہ اس عرصہ میں اپنا کاروبار بند کریں*

ملک روس اور بلجیم کے سوداگروں نے ایک کمپنی قایم کی ہی۔ وہ بخارا اور دریائے آموں کے کنارے روسی علاقہ میں روئی کی کاشت کریگی۔ اس کمپنی کا سرمایہ ۳ لاکھ روبل ہی*

زار روس اپنے ملک کے اخبارات کو نہایت غور و توجہ سے مطالعہ فرماتے ہیں اور جس آرٹیکل کو قابل غور سمجھتے ہیں اُسپر سُرخ پنسل سے نشان کر دیتے جسکی وجہہ سے تمام وزراے دولت مضمون مذکورہ کو بغور پڑھتے ہیں*

لنڈن کا ایک اخبار لکھتا ہی کہ شہنشاہ جرمن سرحد پر روس کی فوج کے جمع ہونے پر بڑی ناراضی ظاہر کرتے ہیں۔ شہنشاہ کو اینک درد گوش کی بیماری کی شکایت ہی*

روم میں ایک ڈاکٹر بخار کے لئے کونین کی عوض ترش لیموں استعمال کرتا ہی اور مریض صحت پاتے ہیں۔ یہاں بھی اسکا تجربہ کیا جائے تو کیا قباحت ہی*

قسطنطنیہ میں بحکم سلطان رواج گداگری قطعاً ممنوع ہوا۔ اگر سرکار انگریزی بھی اس طرف متوجہ ہو تو ہندوستان کو ان حرامخور مستندوں کے ہاتھہ سے مخلصی حاصل ہو*

ولیعہد روس کے سفر ہندوستان کی نسبت سُنا گیا کہ راجپوتانہ کی سیر کے بعد دہلی۔ امرتسر۔ لاہور اور غالباً پشاور کو بھی دیکھینگے*

آرمینا کا معاملہ نازک ہوتا جاتا ہی وہاں کی رعایا میں سخت برہمی پیدا ہو گئی ہی اور گورنمنٹ روس نے بکثرت فوج سرحد پر لاکے کھڑی کر دی ہی*

مسٹر سٹنلی مشہور سیاح افریکہ کچھہ دنے کو نیویارک پہنچے ہیں۔ انکو فی لکچر دس ہزار روپیہ دیا جائیگا۔ سامعین لکچر سے فیس لینگے*

امیر کابل کی نسبت سنا گیا ہو کہ وہ اپنی فوج کو روسی وردی پہناتے اور اُسکو روسی طریق کی قواعد سکھلاتے ہیں*

سیلون کی لجسلیٹو کونسل نے جو شادی کی عمر بارہ برس قرار دی ہی بخیال آریہ گزٹ فیروزپور بہت تھوڑی ہی۔ کم از کم چودہ برس کی عمر قرار دیجائے تو بہت بہتر ہی*

نوکمش سے جو راستہ بیگو کو جاتا ہی اُسپر جو ڈاکو زیر

حراست پولیس رنگون کو جارہے تھے ایک ڈاکو نے یکایک ایک سپاہی کی تلوار چھین کر فوراً اُسکو مار ڈالا اور دونوں ڈاکو بھاگ گئے*

سیول بحوالہ گورنمنٹ گزٹ لکھتا ہی کہ سنہ ۱۹۰۶ء کی پہلی سہ ماہی میں ریل کے صدموں سے ۱۰۸-آدمی مرے اور ۱۷۲-آدمی زخمی ہوئے*

اوٹاکمنڈ میں تین شخص ایک کمرہ میں کوئلے سلگا کر دروازہ بند کرکے سو رہے۔ صبح کو جب دروازہ کھولا گیا۔ تو دو آدمی مُردہ تھے اور ایک بیہوش تھا۔ بیسیوں وارداتیں ایسی ہوچکی ہیں مگر بقول راجپوتانہ گزٹ ہندوستانی بیوقوف اسکا خیال نہیں رکھتے*

جمالپور میں ایک جوان ۱۹ سالہ نے کل چار روپیہ کے زیور کے لالچ سے سات برس کے ایک لڑکے کو مار ڈالا۔ بچّوں کو ایک روپیہ کا زیور بھی نہ پہنانا چاہئے*

سٹر پیل گریفن نے جو اپنے دورہ برہما کا حال شایع کیا ہی اسمیں لکھا ہی کہ بہت سے برہماوالے شیر کے گوشت کو ایک لذیذ غذا خیال کرتے ہیں*

کوئیٹہ ریلوے کے سٹیشن پر پٹھانوں نے خونخوار قتل کیا۔ تین ملازم جو وہاں موجود تھے مار ڈالے ٹکٹ گھر لوٹ لیا۔ مجرموں کا کچھ پتہ نہیں۔ تحقیقات درپیش ہی*

مینیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے نے ہر ایک ٹرین کے ایک درجہ اول کی گاڑی میں ٹٹیاں مع سامان ٹھنڈک پنجاب کے لئے مئی سے جولائی تک اور سندھ کے لئے اپریل سے اکتوبر تک لگانا منظور کیا ہی*

آفتاب پنجاب لکھتا ہی کہ امسال سیالکوٹ میں دیوالی پر مسٹر دار برٹن کے خوف سے قمار بازی بہت ہی کم ہوئی۔ معلوم نہیں کہ امرتسر میں قماربازوں کا کیا حال رہا۔ مسٹر دار برٹن کا تو وہاں کچھ خوف رہا ہی نہیں*

کوہ نور مطبوعہ ۲۵-نومبر میں بصیغہ خبر لکھا ہی کہ ضلع امرتسر میں ایک آریہ نے عیسائی مذہب کو اختیار کیا مفصل کیفیت معلوم ہونے پر درج اخبار کرینگے*

آریہ گزٹ مخبر ہی کہ لاہور میں ایک فقیر آیا ہی جو دو دو سیر مٹی ایک جگہہ بیٹھ کر کھا جاتا ہی۔ غالباً یہہ فقیر دیوانہ ہوگا*

پنجاب میں میونسپل کمیٹیاں بقدر ۲۶ لاکھ گورنمنٹ کی قرضدار ہیں۔ اس قرضہ کے سود سے پچھلے سال ۹۸۵۸۰ روپیہ گورنمنٹ کو حاصل ہوا*

دہلی میں بھارت دھرم مہامنڈل کے جلسہ میں پچیس ہزار روپیہ جمع ہوا۔ آئندہ سال کا جلسہ مہامنڈل کاشی میں منعقد ہوگا*

مخزن لکھتا ہی کہ قصبہ اندرا (گجرات) میں قریب چار سو آدمیوں نے اپنی مورتوں کو پھینک دیا اور مکتی فوج میں شامل ہوگئے کہتے ہیں کہ وے لوگ اپنی ایک بڑی مورت پر اپنے کپڑے دھوتے ہیں*

وہی اخبار لکھتا ہی کہ مسٹر ڈبلیو راجو جو مدراس میں ہیں ایسے بہت لوگوں سے اُنکی ملاقات ہی جو مسیحی دین کا پوشیدہ اثر اپنے دلوں میں رکھتے ہیں*

پنجاب کے سکھ سردار جو پانڈیچری کو بھاگ گئے تھے دہلی میں واپس آتے ہیں۔ اُنکے قصور مہاراجہ دلیپ سنگھ کیطرح معاف ہوئے۔ آنیکی اجازت دیگئی*

گورنمنٹ نے برہمیوں سے وعدہ کیا ہی کہ مڈل پاس کرنے پر اُنکو ۸۰ روپیہ سے لیکر سو روپیہ ماہوار تک کی ملازمت ملیگی۔ اسپر بھی وہ تعلیم کی طرف متوجہ نہیں ہوتے*

نواب مرشدآباد ایک عرصہ سے مرض فالج میں مبتلا ہیں۔ مرض روبہ ترقی ہی۔ اور نواب صاحب کی حالت تشویش بخش ہی۔ علاج کے لئے کلکتہ سے یورپین ڈاکٹر طلب کئے گئے ہیں*

بنگال میں افیون کی بکری میں کمی ہوئی بڑی خوشی کی بات ہی بشرطیکہ افیون کے بجائے شرابخواری کی ترقی ہوجائے

کلکتہ کا اخبار لکھتا ہی کہ گورنمنٹ کا ارادہ ہی کہ قانون اسلحہ کے مطابق ہتھیار رکھنے کی فیس ۲۵ گنی بڑھا دے تاکہ اور بھی کمتر لوگ ہتھیار رکھہ سکیں*

دوست ہند میرٹھ لکھتا ہی کہ بنگالہ کے بہت لوگ برہمو مذہب والے بابو کیشب چندر سین کو ایشور کا اوتار سمجھتے اور اس سے مرادیں مانگتے اور منتیں گذرانتے ہیں*

بریلی میں ایک بدمعاش فقیر کو ایک ماہ قید کی سزا سخت ہوئی۔ اُسنے ایک عورت کو بیعزت کیا جسنے اُسکو خیرات دینے میں تامل کیا تھا*

اودھ و روہیلکھنڈ ریلوے کے متعلق یہہ خوشی بخش خبر سننے میں آئی کہ وہاں اکثر عورتوں کو ٹکٹ کلکٹر مقرر کیا گیا ہی۔ عورتوں کے لئے ہر ایک ریلوے پر عورتیں ٹکٹ کلکٹر مقرر کی جائیں تو بہت عمدہ انتظام ہوگا*

مرہٹہ عورت مسماۃ رکھمابائی جسنے اپنے خاوند کے پاس رہنے سے انکار کیا تھا اب سُنا گیا کہ وہ انگلستان میں علم ڈاکٹری کی تحصیل کے لئے گئی ہی*

ہانسی میں ایک شخص کی ہرنی مرگئی تھی۔ اُسنے اسکو سیتلا کے مکان کے پاس دفن کردیا اور بطور قبر کے اینٹوں سے ایک چھوٹا سا مکان بنادیا۔ اب اُسکو تمام عورتیں پوجتی اور مرادیں مانگتی ہیں۔ اُسکا نام ہرنی ماتا ہوگیا ہی*

بنارس میں زنانہ ہسپتال متعلقہ لیڈی ڈفرن کے لئے زمین صاف ہورہی ہی۔ غالباً اسکا بنیادی پتھر حضور وائسرائے نصب کرینگے*

بریلی میں ایک زمیندار نے افیون کھائی اور ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ اب آرام ہی۔ وجہ یہہ تھی کہ اُسنے ایک عورت پر بازو کا دعویٰ کیا تھا اور اسمیں وہ ہار گیا تھا*

فرخ آباد سکول کے ماسٹر نے ایک مینکار کے لڑکے کا زیور اوتارنا چاہا تھا کہ کامیابی سے پہلے ہی گرفتار ہوگیا اور اُسنے دو برس قید کا سزایاب ہوا*

ریاست جیپور کی نئی ریلوے لائن سو میل میں

جاری ہوگی۔ اس لین کا سلسلہ ٹونک سے ملا یا جائیگا۔ دیکھئے نواب صاحب ٹونک اسکو پسند کریں کہ نہیں ✤

جودھپور کے مہاراجہ صاحب نے سرحدی حفاظت کے واسطے بارہ سو سپاہ تیار کی ہو۔ اسکے مصارف کا بوجھ ریاست جودھپور کو بقدر دس لاکھ روپیہ سال اُٹھانا پڑیگا ✤

کرنیل پیکاک صاحب رخصت سے واپس رونق افروز جیپور ہوئے کرنیل موصوف رزیڈنسی کا چارج کرنیل پرپڈو صاحب سے حاصل کرینگے۔ تاکہ وہ کشمیر کی رزیڈنسی پر تشریف لائیں ✤

نواب صاحب ٹونک نے اجمیر کی ملاقات حضور وایسرائے میں خطاب پانیکی خوشی میں ٹونک میں پہنچکر خوب جشن کیا بازار و شہر میں روشنی بڑی دھوم دھام سے ہوئی ✤

جام صاحب نوانگر نے راجکوٹ میں عیسائی گرجا کے لئے ایک ہزار روپیہ مرحمت فرمایا ✤

لودیانہ کی رپورٹ پیدائش ۱م۔ اموات ۲۶ ✤

خمسہ طبعزاد حسین عمر علی مرحوم تخلص گل بر غزل سفیر

اسیرانِ اجل کو پہنچی بوئے جانفزا کیسی۔
گلِ روئے خزان دیدہ کو ہی جس سے فضا کیسی
ہی جس سے تازہ وتر اپنی شاخِ مدعا کیسی
دوائے خونِ عیسیٰ حق نے کی ہم کو عطا کیسی
تپ عصیاں سے حاصل ہوگئی دم میں شفا کیسی

یہہ کل کل ہی چلی جاتی نہ امروز اور نہ کل ہوتے
نہ دن ہوتا پہر ہوتے گھڑی ہوتی نہ پل ہوتے
نہ ہوتا تو اگر پیدا تو صدہا اسمیں بل ہوتے۔
نہ معنی ذاتِ مخفی کے کسی صورت سے حل ہوتے
تیری صورت سے ظاہر ہوگئی شانِ خدا کیسی

رُخ ہستی پہ گو کمتر برنگ خال ہیں مومن۔
مگر حسن و کمال ایماں میں بے تمثال ہیں مومن
خوشی میں عیش میں عشرت میں فرخ فال ہیں مومن
مسیح کے نقدِ جان دینے سے مالا مال ہیں مومن
زر ایماں سے پُر ہی کیسۂ قلبِ صفا کیسی۔

تو پہلے دل کو کرلے پاک یہہ اکسیر اعظم ہی
بڑھ آگے جنگ میں بے باک یہہ اکسیر اعظم ہی
گریباں چھوڑ دل کر چاک یہہ اکسیر اعظم ہی
درِ عیسیٰ پہ ہو جا خاک یہہ اکسیر اعظم ہی
عبث ڈھونڈھتا پھرتا عبث ہی کیمیا کیسی

میں ایک بلبل گرفتارِ خطر تھا باغ عالم میں
برنگِ شام مہجورِ سحر تھا باغ عالم میں
گل پژمردہ برگ منتشر تھا باغ عالم میں
میرا نخلِ تمنا بے ثمر تھا باغِ عالم میں۔
سموم یاس سے دن رات کی مجھ پر جفا کیسی

[illegible] دستگیر و غمگسار و رہنما اپنا ۔
[illegible] سے حل ہوئی مشکل ہوا مشکل کشا اپنا
شمیم جانفزا تو ہی تو ہی پیک صبا اپنا
نسیم لطف سے تیری گلِ مقصد کھلا اپنا
تجھی سے بار ور ہی شاخِ نخلِ مدعا کیسی

دل و جاں کو فدا تجھپر کریں بس زندگی یہہ ہی
ثنا خواں آپ کے دایم رہیں بس زندگی یہہ ہی
نہ تجھکو چھوڑ کر در در پھریں بس زندگی یہہ ہی
محبت میں تیری ہم مرمٹیں بس زندگی یہہ ہی
کسے کہتے ہیں مرنا موت کیا ہی اور قضا کیسی

تصدق ہو اگرا ی گل ہراک انسان تجھی پر
نہ اُس احسان کے بدلے ہو کچھ احسان تجھی پر
جو مومن ہیں بدل رکھتے ہیں سب ایمان تجھی پر
سفیر اب تو بھی ہو سو جان سے قربان تجھی پر
کہ جنے تیری خاطر کی ہی اپنی جاں فدا کیسی

اشتہار

(نادر الوقت کتابیں)

ہم نے حسب اجازت لیڈی ڈفرن صاحبہ و حضور لارڈ لینسڈون صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند موجودہ کی سرگذشت سلیس زبان اُردو میں تیار کی ہیں حضور سر کالون صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی و چیف کمشنر ملک اودھ نے و بشپ تھوبرن صاحب میتھوڈسٹ اسکوپل کلیسیائے ہند نے بڑی خوشی سے اسکی سرپرستی قبول فرمائی ہی۔ اور والیان ریاست و قدر دان علم شناس اور اعلی سررشتہ تعلیم کے حکاموں نے بھی انکی خوبی دیکھکر اپنے اور اسکول کے طلباؤں کے انعام دینے کی خاطر خرید کرکے اعزاز بخشا ہی جنکے ہم نہایت شکر گذار ہیں جو پادری صاحب یا عیسائی اسکول ماسٹر اپنے سنڈے اسکول یا روزمرہ کے اسکول کے لڑکے اور لڑکیوں کے انعام دینے کی خاطر خرید فرماوینگے انکو ۳۱ جنوری سنہ ۱۸۹۱ء تک نصف قیمت پر دیجائیگی۔ اور دوسرے لوگوں کو ڈاک محصول اور منی آڈر کی فیس معاف ہوگی جو ان دلچسپ کتابوں کی خرید فرماوینگے اور جو صاحب اس اشتہار کو ۳۱ دسمبر تک اپنے پہلے یا تیسرے صفحہ میں چھاپ دینگے انکو ہم ان کتابوں میں سے ایک کتاب جو پسند فرماوینگے بذریعہ ڈاک کے روانہ کرینگے۔ اصلی قیمت کتابوں کی یہہ ہی ✤

سرگذشت لارڈ لینسڈون صاحب بہادر معہ تصویرات کے قیمت۔	عمہ
سرگذشت لیڈی ڈفرن صاحبہ معہ تصویرات کے قیمت۔	عمہ
دلچسپ حالات شہزادہ وکٹر جو ابھی ہند کا سفر کرکے واپس گئے ہیں۔ قیمت	١/
حساب کی ذہنی کتاب یعنی مینٹل آرتھمیٹک قیمت۔	۳/

المشتہر اے فوربس کرسچن کالج کوالج لکھنؤ

جدید اشتہار اخبار عام لاہور

اخبار عام لاہور یکم نومبر سے روزانہ ہو گیا ہے۔ اُن صاحبان کیخاطر جو روزانہ اخبار نہیں خرید سکتے یا جنکے یہاں ہفتہ میں فقط ایک ہی دفعہ ڈاک تقسیم ہوتی ہے یہہ انتظام بھی کیا گیا ہے کہ "ہفتہ وار اخبار عام" بھی جاری ہو "ہفتہ وار اخبار عام" میں وہ تمام مضامین اور خبریں ایک سلسلہ سے درج ہوتی ہیں جو "روزانہ اخبار عام" میں شایع ہوا کرتی ہیں "ہفتہ وار اخبار عام" گویا کہ "روزانہ اخبار عام" کا ایک مجموعہ ہے۔

"روزانہ اخبار عام" کی قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ۱۲ (بارہ روپیہ) مقرر ہے اور ہفتہ وار اخبار عام" کی قیمت سالانہ مبلغ ۶ (چھ روپیہ) معہ محصولڈاک ہے۔

جو صاحب چاہیں تحریر کرنے پر "روزانہ اخبار عام" یا ہفتہ وار اخبار عام" کا ایک پرچہ بطور نمونہ بلاقیمت منگا سکتے ہیں۔ بعد میں جسکی خریداری پسند ہو اُسکی قیمت پیشگی ارسال ہونے پر خریداران اخبار عام میں آپکا نام نامی درج رہیگا۔ اور پرچہ برابر روانہ خدمت ہوگا۔

راقم مہتمم اخبار عام لاہور

اشتہار

پہلی بار نمبر ۶

جو کہ سرسہ برانچ پر واسطے کام کھدائی ٹھیکہ داروں کی ضرورت ہے لہذا یہہ اشتہار بنا بر اطلاع محکمہ ہذا کے جاری کیا جاتا ہے کہ جو شخص کام کھدائی کا ٹھیکہ لینا چاہے معہ مزدوران بمقام اندری راستہ کرنال بخدمت مسٹر رسل صاحب بہادر اسسٹنٹ انجنیر حاضر ہو جاوے نرخ عمدہ دیا جائیگا۔ جسکی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

کھدائی ۳ فیٹ ۲/۱۰ دو روپیہ دس آنہ۔

کھدائی ۴ فیٹ ۲/۱۲ دو روپیہ بارہ آنہ۔

کھدائی ۵ فیٹ ۲/۱۴ دو روپیہ چودہ آنہ۔

کھدائی ۶ فیٹ ۳ تین روپیہ۔

جہاں پر زمین سخت ہوگی وہاں علاوہ نرخ کے دو آنہ زیادہ دیئے جاوینگے۔ اور جہاں زمین بہت سخت ہوگی وہاں چار آنہ۔

دستخط

جی جی ہٹن صاحب بہادر اگزیکیوٹیو انجنیر سرسہ برانچ ڈویژن کرنال

ضرورت

مڈل سکول کانگڑہ میں دو ورنیکولر سند یافتہ یعنی دوم و چہارم استادوں کی ضرورت ہے اول کی تنخواہ ۱۵ اور دوسرے کی تنخواہ ۱۰ روپیہ ہوگی۔ درخواست معہ نقول اسناد مشتہر کے پاس آنی چاہیے۔

المشتہر برج لال دت ہیڈ ماسٹر مشن سکول کانگڑہ

اشتہار

مشن سکول جیپور (راجپوتانہ) کے لئے ایک انگریزی سیکنڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ساٹھ روپیہ ماہوار دیجائیگی اور ایک میتھمیٹکس (ریاضی) کے معلّم کی ضرورت ہے جسکو چالیس روپیہ ماہوار تنخواہ ملے گی۔ درخواست معہ سارٹیفکٹ لیاقت و نیک چلنی مشتہر کے پاس بمقام جیپور مشن پہنچنی چاہییں۔

المشتہر پادری جارج میکالسٹر صاحب

اشتہار دیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۶ دسمبر بروز سنیچر کے روز شام کے ۴ بجے ایک جلسہ مسکرات سے پرہیز کرنیکے بارہ میں بمقام سرائے پوچ متصل گرجا کوتوالی منعقد ہوگا۔ اُمید کہ صاحبان باشندگان شہر حاضر ہو کر اس جلسہ کو رونق بخشینگے۔ المشتہر ایم وائلی لودیانہ

لوکل

روشنی کا میلہ دو تین روز تک فراہم رہکے بخیریت گذرا۔ امسال سال گذشتہ کی مانند بھیڑ بھاڑ نہ تھی تاہم دیہات ضلع لودیانہ کے بہت لوگ پیران پیر کے چلّہ کی زیارت کو آئے اور فرضی خانقاہ پر ریوڑیاں وغیرہ چڑھائیں اور مرادیں مانگی گئیں۔ مسیحیوں نے بھی تین روز تک متواتر انجیل کی خوشخبری میلہ والوں کو سُنائی اور سیکڑوں اوراق رنگین جنپر سچی روشنی کا بیان چھپا ہوا تھا لوگوں کو تقسیم کئے گئے امسال صوفیوں کے حال و قال کی مجلس دیکھنے کا ہمیں اتفاق نہ ہوا ورنہ ضرور اُسکی کیفیت درج کی جاتی۔ ایک محمدی سے جو خانقاہ میں ہم سے ملا کچھ گفتگو پیر پرستی کی بابت ہوئی تو اُسنے اقرار کیا کہ بیشک یہہ ایک کفر کی بات ہے کہ پیروں کی قبروں پر جاکے لوگ مٹھائی چڑھاتے اور قبروں کو سجدہ و سلام کرتے ہیں۔

گذشتہ ہفتہ میں ٹمپرنس (پرہیزگاری) کے مشہور چمپئین پادری الونس صاحب نے شہر کے گرجا میں ایک پُر اثر لکچر دیا۔ گرجا حاضرین کی کثرت سے معمور تھا۔ لوگوں نے دل لگا کر اُن نقصانات میخوشی کو اور فوائد ترک شراب کو جو صاحب نے مثالوں سے ثابت کئے بغور سُنا اور اختتام لکچر پر قریب ساٹھ آدمیوں نے ٹمپرنس کی کتاب میں اپنا نام درج کیا۔ اور بندوبست کیا گیا کہ لودیانہ میں ایک پرہیزگاری کی مجلس قایم کی جائے جسکا اہتمام مسٹر ایم وائلی صاحب کر رہے ہیں۔ اور یقین ہے کہ اسکے انتظام سے یہاں کے لوگوں کو بہت فائدہ ہوگا۔

تصحیح۔ نور افشاں نمبر ۴۷ کے شعر اول مصرع دوم میں جو لفظ زہر کے بجائے زہیر سہو کاتب سے لکھا گیا اُسکو یوں پڑھنا چاہیے۔ "دیکھو زہر اپنے بندہ کی بے نوائی"۔